علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

مضمون	:	اصول تجارت
سطح	:	آئی کام/ایف اے
کوڈ	:	346
مشق	:	01
سمسٹر	:	بہار2025ء

سوال نمبر1ای کامرس کی تعریف کریں نیز پاکستان کی ترقی میں اس کی اہمیت بیان کریں۔

جواب۔

ای کامرس گھریلو بچتوں سے لیکر ملکی سطح کی باگ دوڑ کا ضامن ہوتا ہے۔گھریلو بچتوں کو سرمایہ کاری کے فروغ میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔اگر کسی معیشت میں حقیقی سرمایے کی کمی ہو تو اسے سرمائے کے لحاظ سے غریب معیشت تصور کیا جاتا ہے۔یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے جس کا سامنا تمام ترقی پذیر مما لک کو ہے۔کیونکہ ’’ا?ج کی بچت کل کی سرمایہ کاری ہے۔تھرل وال بحث کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ’’ایک معیشت کی نمو کی بنیاد تعمیر سرمایہ پر ہے جس کے لئے سرمایہ کاری اور بچت دونوں ضروری ہیں ’’معاشی ترقی حاصل کرنے کیلئے دو چیزوں‘ مسائل پر توجہ بہت ضروری ہے۔اول یہ کہ بچت کیسے کی جائے۔دوم اس بچت کو سرمایہ کاری میں کیسے تبدیل کیا جائے۔دور حاضر میں نئی نئی مصنوعات کی دستیابی اسراف کی عادت اور اشیائے صارفین کی بہت زیادہ پیداوار نے کسی بھی معیشت کی بچتوں کے حجم کو بہت زیادہ متاثر کیا ہے۔ترقی پذیر قومیں غربت کے شیطانی جال میں پھنس گئی ہیں۔ یہ جال کم آمدنی والے لوگوں کی سطح سے شروع ہوتا ہے کیونکہ کم آمدنی والے لوگ بچت نہیں کر پاتے جس کے نتیجے میں سرمایہ کاری میں کمی واقع ہوتی ہے اس سے سرمائے میں نہ صرف کمی آتی ہے بلکہ پیداوار میں بھی کمی ہوتی ہے۔ پیداوار کی کمی کی وجہ سے آمدن کم ہو جاتی ہے۔ترقی یافتہ اور ترقی پذیر مما لک میں آمدنی اور معیار زندگی میں فرق ہے۔ترقی پذیر مما لک کے لوگ ترقی یافتہ مما لک کے لوگوں کے معیار زندگی کی اندھی تقلید کرتے ہیں جسے عام زبان میں ’’بین الاقوامی مظاہر اثر‘‘ کا نام دیا جاتا ہے۔ایک اور بنیادی عنصر جو کہ بچتوں اور سرمایہ کاری کے تعین میں اہم کردار ادا کرتا ہے وہ ہے کاروباری تنظیم کاری کی صلاحیت‘پسماندہ قوموں میں اچھی اور موثر کاروباری تنظیم کاری کی کمی ہے جو گھریلو بچتوں کو بروئے کار لا کر اپنی قوم کو ترقی کے راستے پر لا سکیں۔شمپٹرا ایک مشہور معیشت دان ہے جس نے معاشی ترقی کی رفتار کے تعین کے لئے دلیرانہ کاروباری تنظیم کاری پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔ترقی پذیر مما لک کے کاروباری تنظیم کار یا تاجر بہت جلد اور زیادہ منافع کے خواہش مند ہوتے ہیں وہ سرمائے کی مارکیٹ کے خطرات کا سامنا کرنے سے بھی ڈرتے ہیں حالانکہ کیزین معیشت دانوں نے کہا ہے کہ ’جہاں زیادہ رسک ہوتا ہے وہاں منافع بھی زیادہ ہوتا ہے‘‘اس دور میں پاکستان کو بھاری بجٹ کے خسارے کا سامنا ہے۔اس خسارے کو پورا کرنے کے لئے مزید قرض کی طلب سے افراط زر اور شرح سود میں اضافہ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے سرمایہ کاری میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔پاکستان غربت کے شیطان جال میں پھنس چکا ہے اور دن بدن صورت حال خراب ہوتی جا رہی ہے۔لوگ بے روزگار ہیں اور افراط زر کا سامنا بھی ہے۔بیرونی سرمایہ کاری اور بنیادی سہولتوں کا فقدان ہے۔بچت اور سرمایہ کاری کی ترغیب نہیں ہے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال بہت کم ہے۔ترقیاتی معاشیات کے مطابق ایک معیشت کے لئے 25% شرح بچت ضروری ہے لیکن پاکستان میں پچھلے عشرے میں شرح بچت بہت تیزی سے گری ہے۔پاکستان میں 50% فیصد آبادی غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہی ہے۔لوگوں کا معیار زندگی گر رہا ہے۔زرعی شعبے پر بہت زیادہ انحصار ہے جو کم پیداوار کی وجہ ہے۔لوگ بنیادی ضروری بڑی مشکل سے پوری کرتے ہیں۔مشکل وقت کے لئے بچت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔معیشت پر اندرونی اور بیرونی قرضوں کا بوتھ ہے جس کی وجہ سے قومی بچتوں کی شرح کم ہوگئی ہے پیداواری منصوبوں میں مالیاتی ذرائع کا مناسب استعمال نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کی بچت کرنے کی حوصلہ شکنی ہوئی ہے۔

ایک وقت تھا جب لوگ سادہ زندگی بسر کیا کرتے تھے۔روپے پیسے کی ریل پیل تک نہیں تھی اور نہ ہی لوگوں میں دولت کے حصول کی طمع تھی۔عورتوں میں نت نئے فیشن اور نمود ونمائش کا رواج تک نہ تھا،زندگی نہایت پرسکون تھی۔کاروباری کھانے کے بجائے گھریلو کھانے کی تیاری عروج پر تھی اور گھر کے تمام افراد ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔کمانے والا ایک اور کھانے والے کنبے کے کئی افراد کے باوجودا?پس میں محبتیں تھیں۔خونی رشتوں اور خاندانی پاسداری کا خیال رکھا جاتا تھا۔آبادی کی قلت کا اندازہ یہاں سے لگایا جاسکتا ہے کہ گاو?ں اور دیہات شہر سے نہایت ہی کم مسافت پر واقع تھے۔زمین زرخیز ہوا کرتی تھی۔چھوٹے اور بڑوں کے درمیان عزت واحترام کا مقدس رشتہ استوار تھا۔کم عمر اور جوان بچیوں میں شرم وحیا تھی۔خورونوش کی اشیاا?پ کی دسترس میں تھیں۔اردگرد کا ماحول نہایت خوشگوار اور صحت افزا ہوا کرتا تھا۔لڑکے اور لڑکیوں کے رشتہ ناتے ا?پس ہی میں طے پا جاتے تھے اور یوں خاندان کی روایت،عزت وناموس اور بھرم قائم رہتا تھا۔

ای کامرس کا تصور اور پاکستان کی معیشت۔ ای کامرس کا تصور ہمارے ملک میں ابھی زیادہ فروغ نہیں پایا مگر مغرب میں نہ صرف یہ تصور عام ہو گیا ہے بلکہ بہت مفید

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

03415504551
Download Free Assignments
solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

بھی ثابت ہو رہا ہے اور یقیناً جلد ہی ہمارے ملک میں بھی عام ہو جائے گا۔ اس کے ذریعے لوگ نہ صرف گھر بیٹھے بیٹھے اپنی پسند کی چیزیں حاصل کر سکتے ہیں بلکہ یہ اشیاء انہیں بہت سستی بھی پڑتی ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ بڑے پیمانے پر تیار ہونے والی اشیاء میں بالعموم مڈل مین کافی منافع لے جاتا ہے۔ اشیائے تجارت مینوفیکچرز بناتے ہیں اور ڈسٹری بیوٹر تقسیم کرتے ہیں اور عام دکاندار انہیں صارف تک پہنچاتے ہیں۔ چنانچہ عام صارف تک پہنچتے پہنچتے جتنے لوگ بیچ میں آئیں گے چیز اتنی ہی مہنگی ہو جاتی ہے۔ تاہم انٹرنیٹ سائٹس کے ذریعے ایک مینوفیکچر یا ڈسٹری بیوٹر صارف کو وہی چیز براہِ راست بیچ دیتا ہے۔ مڈل مین کی مداخلت نہ ہونے کی بنا پر صارف کو یہ چیز کافی سستی پڑتی ہے۔ یہ طریقہ ایسی اشیاء کی فروخت میں بے حد کامیاب ہے جس میں خریدار کی پسند اور انتخاب پہلے سے واضح ہوتا ہے۔ مثلاً اگر ایک کتاب خریدنی ہے تو ایک صارف بالعموم نصف قیمت پر گھر بیٹھے وہ کتاب خرید سکتا ہے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس طرح کے معاملات میں کریڈٹ کارڈ استعمال ہوتا ہے۔

ای کامرس کی طرح اب ای بینکنگ اور ای گورنمنٹ کے تصورات بھی بہت عام ہو چکے ہیں۔ جن میں بینک اور حکومتی اداروں سے لین دین کے معاملات گھر بیٹھے بیٹھے با آسانی انجام پا جاتے ہیں۔ مثلاً گھر بیٹھے بیٹھے مختلف ادئیگیاں کی جا سکتی ہیں، بل بھرے جا سکتے ہیں اور ہر طرح کی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔
سنہ دو ہزار میں جب حکومتی سطح پر پاکستان میں انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ای کامرس پر کام کا آ?غاز ہوا تو ای کامرس کے حوالہ سے بینکاری کے شعبہ میں واضح پیش رفت اور تبدیلیوں کی توقع کی گئی تھی۔

سٹیٹ بینک آف پاکستان کے اعداد و شمار کے مطابق دسمبر سنہ 2009 تک ملک میں بینکوں کی آن لائن شاخوں کی تعداد چھ ہزار پانچ سو ستاسی تھی۔ اس کے علاوہ دسمبر 2009 تک ملک میں چھ بینک صارفین کو موبائل فون کے ذریعہ رقم کی ادائیگی اور منتقلی کی سہولت فراہم کر رہے تھے اور موبائل بینکاری کے ذریعہ منتقل ہونے والی رقم کے حجم اور قدر بالترتیب سات ہزار پانچ سو تینتالیس ملین اور تین سو اکیاسی ملین روپے ریکارڈ کی گئی۔ انٹرنیٹ ویب سائٹ کے ذریعہ رقم وصول کرنے کے لیےانٹرنیٹ مرچنٹ اکاؤنٹ درکار ہوتا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے انٹرنیٹ مرچنٹ اکاؤنٹ کے قواعد و ضوابط کا اجراء سن دو ہزار دو میں کر دیا تھا مگر پاکستان میں اب تک صرف سٹی بینک کو ان اکاؤنٹس کا اجراء کرنے کی اجازت حاصل ہے اور اسٹیٹ بینک کے مطابق گذشتہ سال کے آخر تک ملک میں صرف بیس مرچنٹ اکاؤنٹ تھے۔

پاکستان کی آن لائن بینکاری کا نظام، کریڈٹ کارڈ اور انٹرنیٹ صارفین کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے انٹرنیٹ مرچنٹ اکاؤنٹس کی یہ تعداد انتہائی قلیل ہے۔
پاکستان میں ای کامرس ویب سائٹس ڈیزائن اور تیار کرنے والی ایک کمپنی، بائنری وائیز کے ڈائریکٹر فاروق کمال کا کہنا ہے کہ 'پاکستان میں آن لائن سٹور یا ای کامرس سائٹ شروع کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ انٹرنیٹ مرچنٹ اکاؤنٹ کا حصول ہے'۔
ان کا کہنا ہے کہ 'سٹی بینک کی جانب سے رائج کردہ قواعد و شرائط نیا کاروبار شروع کرنے والے بیشتر لوگوں کے لیے موزوں نہیں بلکہ ان سے کچھ پرانے لوگ بھی گھبراتے ہیں۔ دنیا کے بیشتر ممالک میں انٹرنیٹ کے ذریعہ پیسوں کی منتقلی کے لیے استعمال ہونے والی سروس 'پے پال' پاکستان میں کام نہیں کرتی ہے اور بیرونِ ملک موجود انٹرنیٹ مرچنٹ سروسز کی خدمات لینے سے بیوپاری کے منافع میں کمی آتی ہے اس لیے لوگ ان سے دور رہتے ہیں'۔
اکثر پاکستانی انٹرنیٹ پر خریداری کرنے سے اس لیے بھی گھبراتے ہیں کیونکہ انہیں ڈر ہوتا ہے کہ وہ اس طرح کسی دھوکے یا جعل سازی کا شکار نہ بن جائیں، اس کے علاوہ لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ اگر دکان میں جا کر وہ جس چیز کو دیکھ یا چھو نہیں سکتے ہے یا جس دکان کا پتا ان کے پاس نہیں ہے اس پر بھروسا کس طرح کیا جا سکتا ہے

جہاں یہ وجوہات پاکستان میں آن لائن سٹورز میں کمی کا سبب بنی ہیں وہیں فاروق کمال کے خیال میں انٹرنیٹ پر خریداری کرنے کے لیے پاکستانی صارفین کے پاس اعتماد اور وسائل کی بھی کمی ہے۔ ان کے مطابق 'اکثر پاکستانی انٹرنیٹ پر خریداری کرنے سے اس لیے بھی گھبراتے ہیں کیونکہ انہیں ڈر ہوتا ہے کہ وہ اس طرح کسی دھوکے یا جعل سازی کا شکار نہ بن جائیں، اس کے علاوہ لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ اگر دکان میں جا کر وہ جس چیز کو دیکھ یا چھو نہیں سکتے ہے یا جس دکان کا پتا ان کے پاس نہیں ہے اس پر بھروسا کس طرح کیا جا سکتا ہے'۔
فاروق کمال کے مطابق 'دوسری جانب پاکستانی انٹرنیٹ صارفین میں سے بیشتر لوگ کم عمر یا نوجوان ہیں جو انٹرنیٹ اور نئی ٹیکنالوجی استعمال کرنے میں تو کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے مگر ان کے پاس کریڈٹ کارڈ موجود نہیں اور اس کے بغیر پاکستان میں انٹرنیٹ پر خریداری نہیں کی جا سکتی'۔
لبرٹی بکس پاکستان میں گذشتہ پچاس سال سے کتب فروشی کے کاروبار سے منسلک ہے۔ کمپنی کی برانڈ منیجر شرمین حسین کے مطابق کمپنی کی ویب سائٹ سن انیس سو پچانوے چھیانوے کے لگ بھگ شروع کی گئی تھی مگر اس کے ذریعہ کتابوں کی فروخت کا آغاز سن دو ہزار کے قریب ہوا جب پاکستان میں انٹرنیٹ کا شعور بڑھنے لگا تھا۔
'captionImage' آن لائن صارفین کی تعداد دکان پر آ کر خریداری کرنے والے افراد کی نسبت کہیں کم ہے'
شرمین حسین نے بتایا کہ گو ویب سائٹ کے ذریعہ خریدی گئی کتابوں کی قیمت یا تو سامان کو صارف تک پہنچاتے ہوئے وصول کی جا سکتی ہے یا پھر خریدار کریڈٹ کارڈ کے ذریعہ آن لائن ادائیگی کا انتخاب بھی کر سکتا ہے۔ شرمین کے مطابق کچھ عرصہ سے ان کے زیادہ تر ویب صارفین کریڈٹ کارڈ استعمال کرنا پسند کر رہے ہیں۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ، ایف اے ، آئی کام ، بی اے ، بی کام ، بی ایڈ ، بی ایس ، ایم اے ، ایم ایڈ ، ایم ایس سی ، پی ایچ ڈی ، اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 03345504551

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

تاہم شرمین کے مطابق اب بھی ان کے آن لائن صارفین کی تعداد دکان پر آ کر خریداری کرنے والے افراد کی نسبت کہیں کم ہے۔ان کے مطابق اس کی دو وجوہات ہوسکتی ہیں،پہلی تو یہ کہ لوگوں میں آن لائن خریداری کرنے کا شعور ابھی کم ہے اور دوسری یہ کہ اکثر صارفین خریدنے سے پہلے چیز کو خود چھونا یا دیکھنا پسند کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کی نظروں کے سامنے ان کا کریڈٹ کارڈ مشین میں ڈالا اور نکالا جائے تاکہ اس کا غلط استعمال نہ ہو۔

سوال نمبر 2 کامرس کی تعریف کریں اس کا وسعت مضمون بیان کریں۔

جواب: **کامرس کی تعریف:** کامرس یعنی تجارت ایک منظم نظام معیشت اور ریاستی عوامل کو سہارا اور مفاد دینے کا نام ہے تجارت یعنی کامرس کا نظریہ بہت پرانا ہے کامرس کا بنیادی مقصد حاصلات اور ضروریات کے درمیان ربط قائم کرکے آسانیاں پیدا کرنا ہیں۔تجارت پر جدید صنعت کاری کے اثر کے ساتھ ساتھ کسی ملک کی ذاد تجارت اور تامین کی پالیسی کو سمجھنا از حد ضروری ہے۔ جب کسی ملک میں تجارت خارجہ یعنی ملک میں درآمد ہونے والی اشیاء پر کسی قسم کی رکاوٹ یا پابندی عائد نہ کی جائے تو ایسی تجازت کو آزادانہ تجارت کہتے "تامین" کی پالیسی کا مطلب یہ ہے کہ ملکی صنعت کو ترقی دینے کی غرض سے غیر ملکی مصنوعات کی درآمد پر پابندیاں عائد کردی جائیں تاکہ غیر ملکی مصنوعات کی بجائے ملکی مصنوعات کو استعمال میں لایا جائے۔دور حاضر میں کوئی ایسا ملک میں نہیں جو اپنی ضروریات کو پورا کرنے میں خود کفیل ہو۔ ہر ملک کو اپنی ضروریات پورا کرنے کے لیے دوسرے ملک کا دست نگر ہونا پڑتا ہے۔ترقی یافتہ ممالک بھی اس سے نجات حاصل نہیں کرسکتے۔

ملکی پیداوار میں کامرس کی ضرورت: اگر کوئی ملک ہمیں ایک چیز اس قیمت سے سستی مہیا کرسکتا ہو جس پر ہم خود اسے پیدا کرتے ہیں۔تو فائدہ اسی میں ہے کہ ہم اس چیز کو اس ملک سے خرید لیں اور اس جیز کے بدلے ایسی چیز برآمد کریں جس کی پیدائش میں ہمیں خود فائدہ حاصل ہورہا ہے۔ چنانچہ ہمارے ملک کے وسائل بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ ہم تجارت کے سلسلے میں غیر ممالک سے اپنے تعلقات منقطع کریں۔ آزادانہ تجارت دونوں ممالک کے لیے نفع بخش ثابت ہوتیہے۔ ہر ملک کو اشیاء کی پیدائش کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ جن کی پیدائش میں اسے تقابلی برتری حاصل ہو۔اسی صورت میں ہر ملک اپنے وسائل کو زیادہ موثر طور پر استعمال کرسکتا ہے۔انگلستان میں آزادانہ تجارت کی بہت زیادہ حمایت کی گئی۔اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسرے ممالک کی نسبت انگلستان میں صنعتی انقلاب جلد شروع ہوا جس کی بدولت یہاں صنعتوں نے زبردست ترقی کی۔ اپنی مصنوعات کی فروشکاری کے لیے انگلستان کو منڈیوں کی تلاش تھی۔اس لیے انگلستان کا مفاد اسی بات میں پوشیدہ تھا کہ اسے غیر صنعتی ممالک سے پانی صنعتوں کے لیے سستا خام مال آزادانہ طور پر دستیاب ہوتا رہے۔اور اس کی اپنی تیار کردہ مصنوعات غیر ملکی منڈیوں میں بلا روک ٹوک فروخت ہوں۔اسی پالیسی کا سب سے زیادہ نقصان برصغیر ہندوستان کو برداشت کرنا پڑا۔اور ہماری وہ صنعتیں جو ابتدائی مراحل میں تھیں وہ بھی گھریلو صنعتوں کی شکل میں تھیں یا دستکاروں کی شکل) برطانوی مشینی صنعتوں کو مقابلہ نہ کرسکیں۔اور بالاخر پیوند زمین ہوگئیں۔

انیسویں صدی میں کچھ مفکرین بین الاقوامی تجارت کا روکاوٹوں کے حامی بنے۔انہوں نے درآمدی تجارت پر پابندیاں عائد کرکے انگلستان کی سونے کی ذخائر میں اجارہ داری ختم کرنے کی مہم شروع کردی۔امریکی مفکرین نے تابین کا پالیسی کی تحریک چلائی۔اوائل میں یہ پالیسی انگلستان میں مقبول نہ ہوسکی۔لیکن آخر کار 1930ء کے عالمی معاشی بحران کے بعد مجبوراً انگلستان کی آزادانہ تجارت کی پالیسی ترک کرنی پڑی۔

تجارت کی وسعت اور تحقیق کار۔ ہر صنعت کو ابتداء میں ایک شیر خوار بچے کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔اگر اسے ارتقائی منازل طے کرنے میں خوشگوار ماحول میسر نہ آئے تو وہ نہ ہی اپنے پاؤں پر کھڑا ہوسکتا ہے اور نہ ہی وہ خود اپنی حفاظت کرنے کے قابل ہوسکتا ہے۔اگر بیرونی درآمد پر کاوٹیں نہ ہوں تو ملک میں کسی بھی نئی صنعت کو قیام مشکل ہے۔تامین کے حق میں یہ دلیل مفکرین کے نزدیک قابل قبول تھی کہ پاکستان جیسے ملک میں جن کی معاشی ترقی کی کوششیں خاصی دیر کے بعد شروع ہوئی ہیں۔تابین کی پالیسی اختیار کئے بغیر صنعتیں قائم نہیں کرسکے۔

تجارت کی ارتقائی منازل: کبھی وہ وقت تھا کہ آج کا متمدن انسان وحشت کے دھندلکوں میں کھویا ہوا تھا اپنی خداداد صلاحیتوں سے ناآشنا تھا۔نہ تو زندگی کا کوئی دستور اس کے سامنے تھا اور نہ ہی اس کا کوئی نصب العین تھا۔مظاہر قدرت کی افادیت سے بے بہرہ تھا۔اس کی زندگی میں کسی قسم کی جاذبیت نظر نہیں آتی تھی اور جنگلی جانوروں زندگی کے بے کیف وسرور ہونے پر نازاں تھا۔حوادث کا مقابلہ کرنے کی اس میں صلاحیت نہیں تھی۔تفکر وتدبر سے دور بلکہ ضروریات زندگی کو پورا کرنے کا بھی شعور نہیں تھا۔پتوں کا لباس زیب تن کرنا جنگلی پھولوں کو قوت لایموت بنانا،رات کو غاروں کو مسکن بنانا اور دن کو درختوں کے سائے میں بیٹھ رہنا اس کی بودوباش کے طریقے تھے۔اس کو مستقبل کی کوئی فکر نہ تھی ترقی ومنزل کے ابواب اسی کی نظر سے محو تھے۔دوسرے جنگلی جانوروں کی طرح یہ بھی قدرت کی ایک چلتی پھرتی آزاد مخلوق تھی۔دستکاری،صنعت اور تجارت ایسے فنون سے غافل تھا۔ لیکن چونکہ انسان قدرت کی تخلیق کا شاہکار اور مظہر فطرت ہے لہذا خائے ذوالجلال نے اس کے لیے حیوانی زندگی سے باہر قدم رکھنے کے اسباب پیدا فرمادیئے وہ انسان جو اصولوں کی قیدوبند کا عادی نہ تھا اپنے آپ کو کسی ذمہ داری کا متحمل نہ بناتا تھا۔حیوانی قوتوں کے اسباب پیدا فرمادیئے وہ انسان جو اصولوں کی قیدوبند کا عادی نہ تھا اپنے آپ کو کسی ذمہ داری کا متحمل نہ بناتا تھا۔حیوانی قوتوں کے تابع تھا بلکہ حسنات سے عاری تھا نفسانی خواہشات کا پتلا بن کر حیوانوں سے بھی بدتر طریق پر زندگی بسر کررہا تھا اس کے خرمن خزاں خوردہ میں رفتہ رفتہ شعور کی بہار آنے لگی۔طرز معاشرت کے اصولوں پر کاربند ہونے لگا۔رشتہ ازدواج کے قوانین وضوابط اپنائے اور نیک وبد عناصر کو سمجھنے لگا۔اس کے ماحول کی یہ خوشگوار تبدیلی کسی بہت بڑے انقلاب کا پیش خیمہ تھی وہ میز مقام حاصل کرنے والا تھا۔خرقہ شرافت پہن کر کرہ ارض پر اشراف المخلوقات کے لحاظ سے متعارف

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس، ایم فل، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اختتامی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

ہونے والا تھا یوں کہنا مناسب ہوگا کہ خلیفۃ اللہ بن/ اربعہ عناصر پر حکمرانی کرنے والا تھا۔ ابھی اس کی ضروریات محدود تھیں جیسا کہ کہا جاتا ہے ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ اس لیے اس کے مشاغل بھی محدود تھے زیادہ سے زیادہ گھر میں ماں بچوں کی دیکھ بھال کرتی جبکہ باپ جوان لڑکوں کی مدد سے جانوروں کے شکار کرنے کے ہتھیار بنانے اور شکار کرتے۔

تجارت کے ارتقاء کو ہم چار ادوار میں تقسیم کرتے ہیں۔

دور اول: اس دور کو خود کفالتی دور کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ یہ تمدنی ارتقاء کی بھی پہلی منزل تھی۔ کیونکہ تمدن و تجارت کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اس دور میں انسانی ضروریات محدود ہی نہیں تھیں۔ بلکہ ان کی تسکین غایت درجہ آسان تھی۔ درختوں کے پھل، شکار کیے ہوئے جانوروں کا گوشت اور آرام و سکون کے لیے غار میں زندگی گزارنے کا اعلیٰ معیار سمجھا جاتا تھا۔ رائج الوقت ضروریات پیدا کرنے میں ایک انسان دوسرے انسان کا دست نگر نہ تھا۔ اور نہ ہی اشیاء کے تبادلہ کی ضرورت پیش آئی۔

دور دوم: انسان میں زندگی گزارنے کا شعور پیدا ہو چکا تھا۔ آبادی میں بھی بڑھ رہی تھی۔ قبیلوں کا قیام بھی وجود میں آ چکا تھا اور انسان کی واقفیت کا دائرہ بھی وسیع ہو رہا تھا یہ تمام حالات اس بات کے متقاضی تھے کہ ایسے وسائل کا سراغ لگایا جائے جو زندگی کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو پورا کر سکیں۔ اس وقت سطح زمین ہی ایک ایسا وسیلہ تھا جو انسان کی احتیاج کی تسکین کی ذمہ داری اٹھا سکتا تھا۔ محدود پیمانے پر انسان نے کاشتکاری کی طرف توجہ دی لیکن اس دور مین انسان کی زیادہ توجہ مویشی پالنے پر مرکوز تھی۔ چونکہ انسان کی طبیعت پہلے ہی جنگلوں میں بے مقصد چلنے پھرنے کی طرف لگی ہوئی تھی لہذا مویشی پالنا ان کے لیے چراگاہیں معلوم کرنا اس کے لیے کوئی مشکل کام نہ تھا۔ جنگلی جانوروں کے شکار کے علاوہ گھریلو جانوروں کا گوشت اور ان کا دودھ خوراک کی کمی کو پورا کرنے لگا۔ والدین کو بچوں کے ساتھ محبت وانس ہونے لگی لہذا وہ اپنی اولاد کے لیے اپنی محبت کے بعد کچھ ذخیرہ چھوڑنے کے اصول اپنانے لگے۔ اس دور میں مویشی ہی انسان کا اثاثہ اور دولت سمجھے جانے لگے۔ ورثہ طور پر یہی مویشی اولاد کو منتقل ہو جاتے تھے۔ چونکہ انسان نے اپنی معاشرتی ذمہ داریوں کو سمجھ لیا تھا لہذا نجی جائیداد اور وراثت کا سلسلہ قائم ہو گیا۔ زندگی کا رواں دواں رکھنے کے لئے صرف وہ لوازمات مویشی اور اشیائے خوردنی قرار پائے۔ لیکن ضرورت کے لحاظ سے ان میں کمی بیشی ہوتی رہی اور مویشی کے بدلے اشیائے خوردنی یا اشیائے خوردنی کے بدلے مویشی دینے اور لینے کا سلسلہ جاری ہوا اس سلسلہ کا رواج لامحدود وقت تک رہا اگرچہ اشیاء کا یہ تبادلہ بہت ہی محدود تھا۔

دور سوم: آہستہ آہستہ خاندان قبیلوں میں بدلے اور پھر قبیلوں کے روابط بڑھے ان کی واقفیت کا دائرہ وسیع ہوا تو انہوں نے پیدائش دولت کے طریقوں کا طرف مزید توجہ دی۔ مویشی پالنے اور غلہ اگانے میں بھی پیش قدمی کی گئی۔ مختلف قسم کے مویشی اور مختلف قسم کے غلہ کی پرداخت و کاشت ہونے لگی۔ عورتوں نے بھی مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنا شروع کا کیا۔ کھیتی باڑی کے لیے آلات پر توجہ دی گئی۔ بیداری شعور اور پیدائش دولت کے ساتھ ساتھ اپنی طاقت اور حرص و آز کا بھی مظاہرہ کرنے لگا۔ قوت حیوانیہ غالب آ گئی اور ہر طاقتور انسان نے کمزور انسان کو صفحہ ہستی سے مٹانا اور اس کی جائیداد بیوی بچوں سے چھننا اپنا شعار بنا لیا۔ وحشت و بربریت کے بادل زندگی پر چھانے لگے۔ جس زندگی کو انسان نے ذاتی سعی و کوشش سے خوشگوار بنایا تھا وہی زندگی اس کے لیے وبال جان اور اجیرن بن گئی۔

اس دور میں ہمیں ایک دفاع کا نیا باب نظر آتا ہے۔ عورتوں نے کھیتی باڑی کے کام کی طرف توجہ دی اور مردوں نے بال بچوں جائیداد کے تحفظ کے لئے دفاعی سرگرمیوں کی طرف توجہ دینا شروع کی۔ اس کش مکش کی وجہ سے ترقی کی رفتار رک گئی۔ اشیاء کے باقاعدہ تبادلہ کا تو رواج نہ تھا لہذا اگر کوئی شخص کسی چیز کی ضرورت محسوس کرتا تو دوسرے سے زبردستی چھین لیتا۔ طاقتور آدمی کو کمزور آدمی پر ہاتھ اٹھانے کا موقع ملتا تو وہ اس سے گریز نہ کرتا آج کل کے متمدن انسان وہ دیکھا جائے تو حرص و آز اس کو چین نہیں لینے دیتی۔ اپنے سے کمزور کو نیچا دکھانے کے لیے تلا ہوا ہے بلکہ بسا اوقات وہ بین الاقوامی پابندیوں کی بھی پرواہ نہیں کرنا۔ خود قوانین بنا کر توڑتا اس کا شعار ہو چکا ہے تو اُس وقت کا غیر مہذب انسان کس طرح قوانین کا پابند رہ سکتا تھا اور وہ کیا کیا نہ کرتا ہوگا۔

سوال نمبر 3 کاروبار کی تعریف کریں نیز ایک اچھے کاروبار کی تشکیل کے عوامل بیان کریں۔

جواب:

کاروبار کی تعریف: ”کسی بھی ملک خطہ علاقے اور مخصوص علاقہ میں لین دین کے معاملات اور معاشی روزگار کے حجم کو کاروبار کہا جاتا ہے۔“

کاروبار کی ترقی کیلئے ملک کا معاشی طور پر خوشحال ہونا ضروری ہے۔ اگر ملک مختلف معاشی مسائل کا شکار ہو تو اس سے کاروبار کی ترقی متاثر ہوگی۔ کاروبار کی ترقی کا جن معاشی عوامل پر انحصار ہے وہ درج ذیل ہیں۔

روزگار کے مواقع: اگر ملک میں روزگار کے زیادہ مواقع میسر ہو تو لوگوں کی آمدنیاں زیادہ ہوں گی اور ان کی قوت خرید بڑھے گی جس سے ملک میں اشیائے صارفین کی طلب میں اضافہ ہوگا۔ صارفین کی اس بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کیلئے زیادہ اشیاء پیدا کی جائیں گی۔ جس سے کاروبار ترقی کرے گا۔ اگر ملک میں روزگار کے کم مواقع میسر ہوں تو لوگوں کی آمدنیاں کم ہوں گی اشیائے صارفین کی طلب قلیل ہوگی۔ پیدا شدہ اشاء گوداموں میں پڑی رہیں گی۔ اس

03345504551
Download Free Assignments from
solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آئیڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

طرح کاروبار کو پھلنے پھولنے کا موقع نہیں ملے گا۔اس لیے ضروری ہے کہ ملک میں روزگار کے مواقع میں اضافہ کرنے کے مندرجہ ذیل اقدامات کیے جائیں
ا۔ملک میں زیادہ سے زیادہ دفتر روزگار قائم کیے جائیں ۔ ۲۔زیادہ سے زیادہ گھریلو صنعتیں قائم کی جائیں ۳۔سرمایہ کاری کے مواقع میں اضافہ کیا جائے۔

نظام ٹیکس۔ نظام ٹیکس میں کاروبار کی ترقی پر اثر انداز ہوسکتا ہے اگر ملک کا نظام ٹیکس اس طرح کا ہو کہ آمدنی کا زیادہ حصہ ٹیکس کی نذر ہو جائے تو لوگوں کی بچت کی طاقت کم ہوگی اور ملک میں سرمایہ کاری کم ہوگی جس سے کاروبار کی ترقی پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔اس کے برعکس اگر ملک کا نظام ٹیکس اس طرح ہو کہ لوگوں کی آمدنی کا زیادہ حصہ ان کے پاس ہی رہے تو اس سے ان کی بچت کی طاقت زیادہ ہوگی۔بچت کی طاقت زیادہ ہونے سے ملک میں سرمایہ کاری کی رفتار میں اضافہ ہوگا۔اور کاروبار وسعت اختیار کریگا۔مندرجہ ذیل خوبیوں کا حامل نظام ٹیکس کاروبار کی ترقی کیلئے مفید ثابت ہوسکتا ہے۔

سرمایہ کاری کی پالیسی۔ حکومت کی سرمایہ کاری کی پالیسی بھی کاروبار کی ترقی کو متاثر کرتی ہے۔حکومت اگر سرمایہ کاری کی آزاد پالیسی اختیار کرے تو اس سے سرمایہ کاروں کی حوصلہ افزائی ہوگی وہ زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری کریں گے اور کاروبار کو وسعت ہوگی۔اگر حکومت سرمایہ کاری کی سخت پالیسی اختیار کرے تو سرمایہ کاروں کو سرمایہ کاروں کو سرمایہ لگانے میں دقت کا سامنا کرنا پڑے گا۔اس سے کاروبار سمٹ کر رہ جائیں گے۔صنعتی اور تجارتی ترقی کی شرح میں اضافہ کر نے کیلئے حکومت کو مندرجہ ذیل اقدامات کرنے چاہئیں
ا۔حکومت مختلف علاقوں کو صنعتی زون قرار دے کر سرمایہ کاروں کو صنعتی پلاٹ آسان شرائط پر فروخت کرے۔
۲۔آجر کو درآمد اور برآمد کی زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کی جانی چاہئیں
۳۔حکومت کو چاہیے کہ آجروں کو قرضہ کی زیادہ سے زیادہ سہولتیں دے تاکہ انہیں بوقت ضرورت آسانی سے قرضہ فراہم ہوسکے
۴۔ملک میں سرمایہ کاری کی ترقی کیلئے زیادہ سے زیادہ نقل وحمل کی سہولتیں فراہم کی جائیں
۵۔حکومت کو ملکی اور غیر ملکی صنعتی نمائش کا اہتمام کرنا چاہیے۔

نظام بنکاری۔ اگر ملک کا نظام بنکاری ترقی یافتہ ہو تو لوگوں کو ایک طرف دولت بچانے کی ترغیب ملتی ہے اور دوسری طرف صنعتی اور زرعی قرضے آسانی سے فراہم ہوجاتے ہیں جس سے کاروبار کو آسانی سے ترقی دی جاسکتی ہے۔

ذرائع نقل وحمل۔ اگر ملک میں ذرائع نقل وحمل ترقی یافتہ ہوں تو نہ صرف اشیاء کی منتقلی آسان ہوتی ہے بلکہ ان کی نقل وحمل کے اخراجات بھی کم آتے ہیں۔ان اخراجات کی کمی سے آجر کا نفع بڑھتا ہے جسے وہ کاروبار کی ترقی کیلئے استعمال کرتے ہیں۔

بیمہ کاری کی سہولتیں۔ خطرات ہر وقت انسان کے سر پر منڈلاتے رہتے ہیں۔کاروبار میں بھی کئی قسم کے خطرات ہوتے ہیں مثلاً آگ کا خطرہ،سامان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے ہیں سامان کے ضائع ہوجانے کا خطرہ۔ان خطرات سے نمٹنے کیلئے ملک میں نظام بیمہ کاری کا موثر ہونا بہت ضروری ہے۔تاکہ خطرات کیخدشات کو دور کیا جاسکے۔اس لیے موثر نظام بیمہ کاری بھی کاروبار کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

شرح سود۔ شرح سود کا کاروبار کی ترقی پر بہت زیادہ اثر ہوتا ہے۔اگر شرح سود کم ہو تو کاروبار ترقی کرتا ہے۔کیونکہ آجر کو قرضہ سستا پڑتا ہے لیکن اگر ملک میں شرح سود متوقع منافع سے زائد ہو تو آجر بنک سے قرضہ لینے سے احتراز کریں گے کیونکہ ان پر انہیں زیادہ سود ادا کرنا پڑے گا۔اس لیے کاروبار مندے ہو جائیں گے۔

سرمایہ کی فراہمی۔ کاروبار کی ترقی بہت حد تک سرمائے کی مقدار سے وابستہ ہوکر رہ گئی ہے۔اگر سرمایہ کاروبار کی ضرورت کے مطابق آسانی سے فراہم ہوسکے تو کاروبار ترقی کرتا ہے۔لیکن اگر کاروبار کے لئے سرمایہ حسب ضرورت آسانی سے فراہم نہ ہوسکے۔تو اسے وسعت نہیں دی جاسکتی۔

صارفین کی آمدنی۔ کاروبار کی ترقی صارفین کی آمدنی سے بہت زیادہ متاثر ہوتی ہے اور صارفین کی آمدنی زیادہ ہو تو ایک طرف ان کی طاقت زیادہ ہوتی ہے اور دوسری طرف ان کی قوت خرید میں اضافہ ہوتا ہے دونوں صورتیں کاروبار کی ترقی کیلئے مفید ہیں اگر صارفین کی آمدنی اس قدر کم ہو کہ وہ بمشکل اپنی ضروریات زندگی ہی پوری کرسکیں تو ان کی بچت کی طاقت نہ ہونے کے برابر ہوگی اس لیے کاروبار کو ترقی نہیں دی جاسکے گی۔

سرمایہ کا تحفظ۔ اگر سرمایہ داروں کو سرمائے کے تحفظ کا یقین دلایا جائے تو وہ بے دھڑک ہو کر سرمایہ کاری کریں گے جس سے کاروبار وسعت اختیار کریں گے لیکن اگر سرمایہ داروں کو ہر وقت یہ خدشہ لاحق رہے کہ ان کے سرمائے کو قومی تحویل میں لے لیا جائے گا تو پھر وہ سرمایہ کاری کرنے سے کترائیں گے اور کاروبار کے پھولنے پھلنے کے کم امکانات ہوں گے۔

شرح نفع۔ کاروبار میں سرمایہ لگانے پر آجر کو جو چیز سب سے زیادہ ابھارتی ہے وہ نفع کی شرح ہے اگر نفع کی شرح زیادہ ہو تو آجر زیادہ سرمایہ کاری کریں گے اور کاروبار کو ترقی حاصل نہیں ہوسکے گی۔

شرح بچت۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ کاروبار کی ترقی کا انحصار سرمایہ کاری پر ہے اور سرمایہ کاری کا انحصار بچت پر ہے اگر ملک میں بچت کی شرح زیادہ ہو تو ملک میں سرمایہ کاری زیادہ ہونے سے کاروبار کو وسعت ہوگی اور اگر ملک میں بچت کی شرح کم ہو تو سرمایہ کاری کم ہونے کی بنا پر کاروبار محدود ہی رہیں گے۔اس لیے کاروبار کی وسعت کیلئے ضروری ہے کہ بچت کی شرح میں اضافہ کیا جائے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس۔ گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبرز پر رابطہ کریں

منڈی کی نوعیت۔ اگر صارفین کی آمدنیاں زیادہ ہوں تو ان کی قوت خرید بڑھ جاتی ہے اس لیے وہ زیادہ مقدار میں اشیاء خرید لیتے ہیں۔ قوت خرید میں اضافہ پیداواری کوششوں کو بہتر کرنے کا باعث بنتا ہے۔ اس لیے منڈی کا دائرہ وسیع ہو جاتا ہے۔ اشیاء کی خرید و فروخت بڑھ جاتی ہے۔ کاروباری حضرات کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے کیوں کہ ان کے مال کے نکاس کی رفتار میں اضافہ ہو جاتا ہے خرید و فروخت کی وسیع منڈی آجروں کے لیے ترقی کی نئی راہیں کھول دیتی ہے۔

مالی اداروں کی تعداد۔

اگر ملک میں مالی ادارے مثلاً بنک اور بیمہ کمپنیاں وغیرہ تعداد میں کم اور غیر موثر ہوں تو اس سے نہ صرف سرمایہ کی فراہمی میں مشکل پیدا ہوتی ہے بلکہ معاشی اور کاروباری سرگرمیوں کو فروغ دینے کے رجحانات کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ لیکن اگر ملک میں مالی ادارے زیادہ سے زیادہ تعداد میں ہوں تو آجروں کو سرمایہ آسانی سے فراہم ہو سکتا ہے۔ اس لیے وہ اپنے کاروبار کو آسانی سے وسعت دے سکتے ہیں۔

معاشی توازن۔ اگر ملک میں معاشی توازن ہو تو تمام شعبوں میں ترقی ہوتی ہے اس لیے کاروباری شعبہ بھی ترقی کرتا ہے۔ اگر ملک معاشی عدم توازن کا شکار ہو تو معاشی سرگرمیاں ان مخصوص شعبوں میں مرکوز ہو جاتی ہیں۔ جہاں منافع کی شرح بلند ہوتی ہے۔ ان شعبوں کی ترقی دوسرے شعبوں کی کارکردگی اور پیش قدمی کیلئے رکاوٹ بن جاتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر صنعتی ترقی پر توجہ دی جا رہی ہو تو زرعی ترقی کو نظر انداز کیا جا رہا ہوتا ہے اور یہ صورت حال کاروبار کی ترقی کی راہیں مسدود کر دیتی ہیں

ذرائع کا استعمال۔ اگر پیداواری ذرائع کو بہتر طور پر استعمال کیا جا رہا ہو تو کاروبار کو ترقی نصیب ہوتی ہے لیکن اگر ذرائع کو بہتر طور پر استعمال نہ کیا جا رہا ہو اور ان سے پورا پورا استفادہ کیا جا رہا ہو تو کاروبار ترقی نہیں کر سکتے۔

زر مبادلہ کی مقدار۔ کاروبار کی ترقی کا انحصار زر مبادلہ کی مقدار پر بھی ہوتا ہے اگر زر مبادلہ زیادہ مقدار میں ہو تو اشیاء سے سرمایہ آسانی سے درآمد کر کے کاروبار کو وسعت دی جا سکتی ہے لیکن اگر زر مبادلہ کی قلت ہو تو ملک غیروں کا دست نگر بن جاتا ہے اور ان کی من مانی شرائط قبول کرنے پر مجبور ہوتا ہے اس طرح ملک پر اربوں روپے کا غیر ملکی قرضہ بڑھ جاتا ہے اور کاروباری سرگرمیاں ماند پڑ جاتی ہیں

فنی علم و مہارت۔ موجودہ زمانے کا طریقہ پیدائش بہت زیادہ فنی نوعیت کا بن چکا ہے۔ اشیاء کی پیدائش مشینوں کے ذریعہ عمل میں آتی ہے ان مشینوں کی تیاری، استعمال، مرمت اور دیکھ بھال مخصوص علم و فن اور تعلیم و تجربہ چاہتی ہے ان فنی تدابیر کو استعمال کرنا حصول ترقی کیلئے ناگزیر ہے وہ ملک تجارتی طور پر ترقی سے ہمکنار ہو سکتا ہے جو ان فنی تدابیر کو زیادہ اچھے طریقے سے استعمال کر سکتا ہو۔

سوال نمبر 4 مشترکہ سرمایہ کی کمپنی کا تعارف اور ارتقاء بیان کریں۔

جواب۔

مشترک سرمایہ کمپنی:

مشترک سرمائے سے کاروبار کی وہ تنظیمی شکل مراد ہے جس میں دو یا دو سے زیادہ افراد مل کر سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ ان پر نفع و نقصان طے شدہ معاہدہ کے تحت تقسیم ہوتے ہیں۔ ہر شریک کے انفرادی وسائل اور مسائل اجتماعی شکل میں سامنے آتے ہیں۔ چونکہ ان میں مختلف صلاحیتوں کے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ لہذا نفع کے امکانات زیادہ واضح ہوتے ہیں۔ نفع کے زیادہ حصوں سے کاروبار میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔ شراکتی کاروبار تھوک فروشی اور پرچون فروشی کی شکل میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے اور واحد ملکیتی کاروبار سے وسیع پیمانے پر کیا جاتا ہے۔

مشترکہ سرمایہ کمپنی کی مختلف اقسام: مشترکہ سرمایہ کمپنی کی اہم اقسام حسب ذیل ہیں۔

1- منشوری کمپنی 2- مضاربہ کمپنی 3- رجسٹرڈ کمپنی 4- آئینی کمپنی

1) منشوری کمپنی: اس قسم کی کمپنیاں برطانیہ اور یورپ کے دوسرے ممالک میں کمپنی ایکٹ پاس ہونے سے پہلے قائم کی جاتی تھیں۔ یہ کمپنیاں شاہی فرمان کے ذریعے قائم کی جاتی تھیں۔ چارٹرڈ بنک آف انگلینڈ، چارٹرڈ بنک آف انڈیا اور ایسٹ انڈیا کمپنی، منشوری کمپنی کی اہم مثالیں ہیں۔ کمپنی ایکٹ پاس ہونے کے بعد منشوری کمپنیوں کو دوبارہ اس قانون کے تحت تشکیل دیا گیا۔ آجکل منشوری کمپنیوں کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ کیونکہ اب کمپنیوں کو قائم کرنے کیلئے باقاعدہ قانون موجود ہے۔

منشوری کمپنی کی خصوصیات: 1- یہ کمپنیاں شاہی فرمان سے وجود میں آتی ہیں۔

2- شاہی فرمان کے ذریعے ایسی کمپنیوں کا کاروبار معطل کیا جا سکتا ہے۔

3- اس قسم کی کمپنیوں کے بعد لمیٹڈ کا لفظ استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

2) مضاربہ کمپنی: مضاربہ کمپنی سے مراد وہ کاروبار ہے جس میں ایک فریق سرمایہ کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔ اور دوسرا اپنی ذہانت و محنت کے ساتھ یا پھر سرمایہ و محنت و ذہانت کے ساتھ۔ پاکستان میں مضاربہ کمپنی کی تشکیل مضاربہ کمپنیز و مضاربہ آرڈیننس مجریہ 1980ء کے تحت مضاربہ کمپنی رجسٹرڈ ہے۔

0334-5504551
Download Free Assignments from
solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

مضاربہ کمپنی کی خصوصیات:

مضاربہ کا سرمایہ صرف نقدی کی صورت میں ہوسکتا ہے۔ 2- کاروبار کا نقصان صرف سرمایہ دار کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔

3-مضاربہ میں شریک حصہ داروں کے درمیان معاہدہ ضروری ہے۔ 4- مضاربہ کا معاہدہ کوئی بھی فریق منسوخ کرسکتا ہے۔

5- کسی بھی فریق کی وفات سے مضاربہ کا معاہدہ ختم ہوجاتا ہے۔

3) رجسٹرڈ کمپنی: جو کمپنی کسی آرڈیننس کے تحت تشکیل دی جاتی ہے۔وہ رجسٹرڈ کمپنی کہلاتی ہے۔پاکستان میں یہ کمپنیاں کمپنیز آرڈیننس 1984ء کے تحت قائم کی جاتی ہیں۔ بیشتر بڑے بڑے تجارتی ادارے اسی طرز کی کمپنیاں ہیں۔رجسٹرڈ کمپنی کی درج ذیل دو اقسام ہوسکتی ہیں۔

الف) محدود ذمہ داری کمپنی: اس قسم کی کمپنی میں حصہ داروں کی ذمہ داری صرف اتنی رقم تک محدود ہوتی ہے۔جتنی رقم کے انہوں نے حصص خریدے ہوں۔نقصان کی صورت میں وہ اس سے زائد رقم ادا کرنے کے ذمہ دار نہیں ہوتے ہیں۔اس کی مزید دو قسمیں ہوتی ہیں۔

(i) پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی (نجی کمپنی) **(ii) پبلک لمیٹڈ کمپنی (عوامی کمپنی)**

(i) نجی کمپنی: پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی یا نجی کمپنی سے مراد ایسی کمپنی ہے جس کے کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ پچاس حصہ دار ہوں۔یہ کمپنی عوام کو حصص یا تمکات جاری نہیں کرسکتی۔اسکے حصص دوسرے افراد کو منتقل نہیں ہوسکتے۔

نجی لمیٹڈ کی خصوصیات: 1-اس کے حصص کے انتقال پر پابندی ہوتی ہے۔ 2-اس کے حصص عام افراد کو فروخت نہیں کیے جاسکتے۔

حصہ داروں کی تعداد دو سے پچاس ہوسکتی ہے۔ 4-ذمہ داری حصہ داروں کی محدود ہوتی ہے۔

(ii) عوامی کمپنی: اس سے مراد ایسی کمپنی ہے جس میں کم از کم سات حصہ دار ہوں۔زیادہ سے زیادہ حصہ داروں پر کوئی پابندی نہیں۔یہ حصص کی تعداد کے برابر بھی ہوسکتے ہیں۔پبلک لمیٹڈ اپنے حصص عوام کو فروخت کرسکتی ہے۔اس کے حصص آزادانہ منتقل ہوسکتے ہیں۔یہ کمپنی قرضے حاصل کرنے کیلئے تمکات بھی جاری کرسکتی ہے۔اس کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں

(i) محدود بہ حصص کی کمپنی **(ii) ضمانتی ذمہ داری کی کمپنی**

(i) محدود بہ حصص کی کمپنی: اس قسم کی کمپنی کے حصہ داروں کی ذمہ داری صرف خریدے گئے حصص کی کل مالیت کے برابر ہوتی ہے۔اس سے زائد رقم کے ذمہ دار وہ نہیں ہوتے۔

ضمانتی ذمہ داری کی کمپنی: اس کمپنی سے مراد ایسی کمپنی ہے جس کے ممبران اس بات کی تحریری ضمانت دیتے ہیں کہ وہ کمپنی کی تنسیخ کے اخراجات یا واجبات کی ادائیگی کی صورت میں کمپنی کو ایک مقررہ رقم ادا کریں گے۔یہ شرط طے کرلی جاتی ہے کہ یہ ضرورت ان کی ممبری معیاد کے دوران پڑے گی یا ممبری کی معیاد ختم ہونے کے بعد ایک سال کے اندر اندر وقوع پزیر ہوتی ہے۔یہ کمپنی ایکٹ کے تحت رجسٹر ہوتی ہیں۔

محدود بہ ضمانت کمپنیوں کی دو اقسام ہوتی ہیں۔

1- جن میں سے ایک کمپنی کا سرمایہ مختلف حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔

2- دوسری کمپنی کا سرمایہ مختلف حصوں میں تقسیم نہیں ہوتا۔

عوامی پبلک لمیٹڈ کمپنی کی خصوصیات:

1- حصص آزادانہ طور پر منتقل کیے جاسکتے ہیں۔

2- ممبران کی تعداد کم از کم سات اور زیادہ سے زیادہ کوئی بھی ہوسکتی ہے۔

3- عام افراد کو حصص فروخت کیے جاسکتے ہیں۔

4- ڈائریکٹرز کی تعداد سات سے کم نہیں ہوسکتی۔

5- حسابات کا آڈٹ لازمی ہوتا ہے۔

6- پراسپیکٹس یا قائم مقام پراسپیکٹس جاری کرنا ضروری ہوتا ہے۔

(ب) غیر محدود کمپنی: اس قسم کی کمپنی میں ممبران کی ذمہ داری غیر محدود ہوتی ہے۔جیسا کہ ملکیت فرد واحد اور شراکت داری میں ہوتی ہے۔اگر اس کمپنی کو نقصان اٹھانا پڑے تو حصص کی مالیت کے علاوہ ممبران کی ذاتی املاک بھی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔غیر محدود کمپنی اور شرکت داری میں صرف یہ فرق ہے کہ کمپنی ممبران تعداد غیر محدود جبکہ شراکت داری تنظیم میں ممبران کی تعداد محدود ہوتی ہے۔غیر محدود کمپنی میں ممبران پر واجبان کی ادائیگی کی ذمہ داری ممبری کے ایک سال بعد تک رہتی ہے جبکہ شراکت داری میں مدت کا کوئی تعین نہیں۔

محدود بہ ضمانت کمپنی: اس کمپنی سے مراد ایسی کمپنی ہے جس کے ممبران اس بات کی تحریری ضمانت دیتے ہیں۔کہ وہ کمپنی کی تنسیخ کے اخراجات یا واجبات کی ادائیگی

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس۔ گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی کی پی ڈی ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

کی صورت میں کمپنی کو ایک مقررہ رقم ادا کریں گے۔ یہ شرط طے کر لی جاتی ہے کہ یہ ضرورت ان کی ممبری کی میعاد کے دوران پڑے گی یا ممبری کی میعاد ختم ہونے کے بعد ایک سال کے اندر اندر وقوع پذیر ہوتی ہے۔ محدود بہ ضمانت کمپنیاں کمپنی ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہوتی ہیں۔ متذکرہ شرائط آئینی کمپنی میں شامل کر دی جاتی ہیں۔ اس کمپنی کی تشکیل بغیر حصص سرمایہ کے ساتھ وجود میں آتی ہے۔ اگر کمپنی بغیر سرمایہ حصص کے ساتھ وجود میں آئے تو ہر ممبر کی ذمہ داری اس کے حصوں کی مالیت تک محدود ہوگی۔ یہ کمپنیاں تعلیمی ترقی، کھیلوں، مذہبی یا خیراتی مقاصد کے لیے وجود میں آتی ہیں۔ ہر ممبر کو داخلے کے لیے چندہ یا فیس داخلہ ادا کرنا پڑتی ہے۔ محدود بہ ضمانت کمپنیاں مزید دو اقسام میں تقسیم ہو جاتی ہیں۔ جن میں سے ایک کمپنی کا سرمایہ مختلف حصوں میں تقسیم ہوتا ہے اور دوسری کمپنی کا سرمایہ مختلف حصوں میں تقسیم نہیں ہوتا۔

محدود بہ حصص کمپنی:۔ اس کمپنی کا تمام سرمایہ مختلف حصوں میں منقسم ہوتا ہے۔ کمپنی کے حصہ داری کی ذمہ داری ان کے حصص کی مالیت تک محدود ہوتی ہے۔ نقصان کی صورت میں کمپنی اس کے حصوں سے زیادہ مالیت کا مطالبہ نہیں کر سکتی۔ چونکہ حصص کی ادائیگی عام طور پر اقساط میں ہوتی ہے۔ اس لیے ان حصہ داروں سے جنہوں نے پوری رقم ادا نہ کی ہو بقایا رقم کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔ حصوں کی پوری اقساط ادا کر دینے کے بعد حصہ دار کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔

نجی کمپنی:۔ ☆ کمپنی کی رو سے نجی کمپنی کی تعریفیں اس طرح اخذ کی جاتی ہیں۔

☆ جو کہ پچاس کی تعداد تک ممبران کو محدود کر دیتی ہے۔

☆ جو کہ عوام کو حصص اور تمسکات کی خرید کے لیے دعوت نہیں دیتی۔

☆ جو کہ عوام کی انتقال پذیری پر پابندی لگا دیتی ہے۔

☆ جو کہ کم از کم دو ممبران سے شروع کی جاتی ہے۔

اس کمپنی کو چلانیکے لیے صرف انہی آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ ایک دوسرے کو جانتے ہوں۔ عوام کی شرکت کی دعوت نہ دینا اس کی عام خصوصیت ہے۔ پرائیویٹ لمیٹڈ کا لفظ کمپنی کے نام کے ساتھ ایک جزوی حیثیت سے لکھا جانا ضروری ہے۔ اس کمپنی میں شرکت کے لیے دوستوں اور رشتہ داروں کے علاوہ دوسرے لوگوں کو کم ہی موقع ملتا ہے۔ ان مخصوص خصوصیات کی بنا پر اسے کچھ آسانیاں بھی میسر آ جاتی ہیں۔

☆ کم از کم دو آدمیوں سے اس کی تشکیل مکمل ہو جاتی ہے۔

☆ انتظامی امور کے لیے نظماء کا تقرر ضروری نہیں اسے اپنے سالانہ حسابات رجسٹرار کے پاس داخل کرانے پڑیا ممبران کے پاس بھیجنے پر پابندی نہیں ہوتی۔

☆ اس کو کمپنی ایکٹ 1913ء کی شرائط کو پورا کرنے سے آزادی حاصل ہوتی ہے۔ اس کے لیے یہ بھی ضروری نہیں کہ آئینی اجلاس طلب کرے۔

☆ اس کمپنی کو اجازت ہے کہ اپنے حسابات کی پڑتال غیر مستند تنقیح سازوں سے کرائے۔ حصہ داروں کی فہرست رکھنے کی پابندی سے بھی آزاد ہوتی ہے۔

عوامی محدود کمپنی: اس کمپنی کا کل سرمایہ مختلف اور متعدد حصص میں منقسم ہوتا ہے۔ حصص کی خرید کی دعوت پر خاص و عام کو دی جاتی ہے۔ لہذا اس کمپنی کے شرکاء عوام پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اسی کمپنی کی تشکیل کے لیے کم از کم سات ممبروں کی ضرورت ہے۔ اس کمپنی کی درج ذیل اہم خصوصیات ہیں

☆ یہ کمپنی اخبارات اور اشتہارات کے ذریعے عوام کو حصص کی خرید کے لیے شرکت کی دعوت دیتی ہے۔ اس سے کمپنی کی بنیادی شروع ہوتی ہے۔

☆ اس کمپنی کے شرکاء پر اپنے حصص دوسروں کے نام منتقل کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہوتی۔ صرف کمپنی کو منتقلی کی اطلاع دیکر حصہ دار اپنا حصہ منتقل کر سکتا ہے۔

کم از کم ممبران کی تعداد سات اور زیادہ سے زیادہ ہزاروں تک ہو سکتی ہے۔

آئینی کمپنی کی خصوصیات:

1- ان کمپنیوں کا نظام ایکٹ کے تابع نہیں ہوتا۔

2- ان کمپنیوں کو حکومت کا مکمل تحفظ حاصل ہوتا ہے۔

3- ایسی انجمنوں کو اپنے کاروبار میں مکمل اجارہ داری حاصل ہوتی ہے۔

4- یہ کمپنیاں سماجی بہبود کے حامل کاروبار کو چلانے کے لیے قائم کی جاتی ہے۔

5- آئینی کمپنی قومی اجتماعی مفادات کے تحفظ کیلئے قائم کی جاتی ہیں۔

سوال نمبر 5 کامرس کی تعریف کریں نیز کامرس کی سرگرمیوں کی پاکستان کی معاشرتی اور معاشی زندگی میں اہمیت بیان کریں۔ (20)

جواب۔

پاکستان میں ای کامرس کی اہمیت: پاکستان میں ای-کامرس یا انٹرنیٹ کے ذریعے خرید وفروخت ایک بڑھتا ہوا رجحان ہے جس کا مجموعی حجم اس وقت 30 سے 25 ملین ڈالر کے درمیان ہے جبکہ ریٹیل مارکیٹ قریباً 42 بلین ڈالر کے لگ بھگ ہے۔ مزید براں ای-کامرس انڈسٹری اپنے حجم کو اس وقت مزید بڑھا سکے گی جب متعلقہ ویب سائٹس کے ذریعے صارفین روزمرہ کی اشیاء بھی خرید سکیں گے، جو پاکستان کی ریٹیل مارکیٹ کے حجم کا سب سے بڑا حصہ ہے۔ جیسے جیسے رقم کی ادائیگی اور ترسیل کے نظام میں بہتری آ رہی ہے ویسے ویسے نئی اشیاء ▪ صارفین کیلئے ویب سائٹس پر خرید وفروخت کیلئے میسر ہو رہی ہیں جس کی بدولت انڈسٹری کے بڑے کھلاڑی Amazon طرز کے آن لائن بزنس ماڈل کو عملی جامہ پہنا سکیں گے۔ پاکستان کی الیکٹرونکس، فیشن اور ملبوسات انڈسٹری آن لائن

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

Download Free Assignments from
solvedassignmentsaiou.com
03345504551
کاشف زمان

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

خریداری کو ترجیح دے رہی ہے جو کہ مستقبل کیلئے ایک روشن باب کی حیثیت رکھتا ہے۔ پاکستان کے کئی مشہور برانڈز ایگو، سٹون ایج اور جنید جمشید آن لائن بزنس کے بڑھتے ہوئے رجحان سے نا صرف باخبر ہیں بلکہ اپنی مصنوعات کو ویب سائٹ پر فروخت کرنے کو ترجیح دے رہے ہیں۔ کم خرچ اور سرمایہ سے نہ صرف خاطر خواہ منافع حاصل ہوسکتا ہے بلکہ سٹور، ویئر ہاوس اور ملازمین کی تنخواہ جیسے اخراجات سے بچ کر صارفین کو مصنوعات پر ڈسکاؤنٹ دیا جا سکتا ہے۔ اس کیساتھ ساتھ چھوٹے شہروں اور قصبوں میں رہنے والا صارف بھی آن لائن خریداری کی بدولت آن تمام مصنوعات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مصنوعات اور برانڈز کی بڑھتی ہوئی رینج اپنے حریفوں کی نسبت آنلائن فروخت کو بروئے کار لا کر ڈسکاؤنٹ ڈیلز کے ذریعے مارکیٹ پر سبقت حاصل کر سکتے ہیں۔ مزید برآں مختلف تہواروں پر آن لائن ریٹیلرز کی مصنوعات کی فروخت میں اضافہ ہوجاتا ہے کیونکہ آن لائن شاپنگ کی بدولت صارف اپنی من چاہی مصنوعات کو بغیر وقت کے ضائع کئے دیکھ اور خرید سکتے ہیں۔ اسکی حالیہ مثال یہ ہے کہ عید کے موقع پر کئی برانڈز نے عید کولیکشن کی نمائش ویب سائٹس پر کیں اور اپنے آوٹ لیٹس کے برابر آن لائن بزنس کیا۔ Daraz.pk کی طرف سے مخصوص برانڈ کیلئے webstores کا آغاز پاکستان کی ای کامرس انڈسٹری میں ایک اہم اضافہ ہے جو صارفین کو ایک مکمل جامع اور عمیق تجربہ فراہم کرتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پاکستان میں ریٹیل سٹورز کو فروخت کے حجم میں نمایاں کمی کا سامنا نہیں کرنا پڑا، کیونکہ یہ شہری آبادی کو صرف کرتے ہیں جو کہ بنیادی طور پر کل آبادی کا صرف فیصد ہے۔ تمام برانڈز کو صارف کی آسانی کیلئے خصوصی طور پر ویب سائٹ پر پیش کرنے کی بدولت صارفین کو اپنے پسندیدہ برانڈز تلاش کرنے کیلئے مصنوعات کی ایک وسیع کیٹ لاگ کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ مزید برآں، چھوٹے بوتیک ڈیزائنرز نے بھی اپنی مصنوعات کو فروخت کیلئے ویب سائٹ میں شامل کیا ہے۔ آپ مقامی طور پر تیار ہونیوالے سامان کو ویب سائیٹس پر خرید سکتے ہیں اور آپ کی پسند کی پروڈکٹ آپ کی دہلیز پر پہنچا دی جاتی ہے، جو پاکستان میں ای کامرس کاروبار کے روشن مستقبل کو نمایاں کر رہا ہے۔

پاکستان میں ای کامرس کا مستقبل: حکومتی عدم توجہ کے باوجود پاکستان میں ای کامرس تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ گو اس وقت پاکستان میں ای کامرس کا کل حجم تقریباً 60 ملین ڈالرز ہے لیکن مزید دو، تین سالوں میں اس میں زبردست اضافہ متوقع ہے۔ اس شعبے سے وابستہ تجربہ کار افراد کی جانب سے بار بار یہ کہا جا رہا ہے کہ پاکستانی ای کامرس کا حجم سن 2020ء تک ایک بلین ڈالرز سے بھی تجاوز کر جائے گا۔ اگر اس بات کو ٹھیک مان لیا جائے تو مطلب یہ ہوا کہ پاکستان میں سیاسی اور سماجی موسم کی گرمی سردی، تحریکوں، جلسوں اور دھرنوں سے روایتی کاروبار کو تو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے لیکن ای کامرس کے متاثر ہونے کے امکانات کم ہیں، جو کہ ای کامرس سے جڑے لوگوں کے لئے تسلی بخش بات ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ نہ صرف عوام الناس بلکہ خواص اور تعلیم یافتہ افراد بھی آئن لائن کاروبار کے حوالے سے مخمصے کا شکار نظر آتے ہیں۔

اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ آئن لائن کاروبار سے منسلک کمپنیاں یا برینڈز غیر معیاری مصنوعات فروخت کر کے صارفین کو دھوکہ دہی سے منافع کماتی ہیں لیکن یہ محض ایک خیال ہی ہے۔ ہاں یہ درست ہے کہ کچھ کمپنیاں اور برینڈ ز ایسے ہیں جو اپنی ویب سائیٹ پر بہت نفیس اور معیاری مصنوعات کی تشہیر کر کے نسبتاً غیر معیاری اور معمولی نوعیت کی مصنوعات فروخت کرتے ہیں اور صارف جب ایک بار ایسے کسی پراڈکٹ کے لئے قیمت ادا کر دیتا ہے تو اس کو تبدیل یا واپس نہیں کر سکتا۔ لیکن اس طرح کی غیر قانونی اور غیر اخلاقی حرکت کو تمام کمپنیوں سے جوڑنا درست نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ معاملہ خاص طور پر ایسی کمپنیوں سے جوڑنا سراسر ناانصافی ہوگی جو کسٹمر فرسٹ اور کسٹمر کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور کسی بھی ایسی صورت میں جب کسٹمر کو آن لائن دیکھے اور اصل میں خریدے گئے پراڈکٹ میں فرق کی شکایت ہو تو اس کو باقاعدہ سنتی اور دور کرتی ہیں۔

پاکستان میں اگرچہ آئن لائن کاروبار کرنے والی کمپنیوں کی تعداد بہت زیادہ نہیں لیکن اس کے باوجود ایسی کمپنیاں موجود ہیں جو کسٹمر فرسٹ اور کسٹمر سیٹیسفیکشن کے فلسفے پر عمل پیرا ہیں۔ اب اس بات کا جتنا انحصار حکومت پر ہے کہ کوئی بھی فراڈ کمپنی صارفین کو دھوکہ دہی سے نقصان نہ پہنچائے اتنا ہی صارفین کو بھی چاہیئے کہ وہ کسی بھی آن لائن کمپنی سے کسی بھی طرح کی کاروباری سرگرمی سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لیں کہ کہیں انہیں دھوکہ تو نہیں دیا جا رہا۔

Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔